❁ فرقہ تفضیلیہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا حقیقت کیا ہے؟ ❁

تحریر و تحقیق: ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واھل بیتہٖ وازواجہٖ اجمعین:

اما بعد!

روافض کا یہ شعار ہے کہ وہ اہل بیت کی محبت میں گم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اسی جھوٹی محبت کی آڑ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر زبان طعن دراز کرتے ہیں ان کے مذہب کی حقیقت یہی ہے کہ محبت اہل بیت اطہار کی آڑ میں صحابہ کرام پر تبرا کرنا باعث ثواب ہے، اب ان روافض نے اہل سنت و جماعت کے اندر سے کچھ سطحی علم کے حامل مولویوں کو ذہنی طور پر یرغمال بنالیا ہے اور وہ بلا سوچے سمجھے گمراہی کے راستے پر چل پڑے ہیں

یہ نیا گروہ بظاہر اہل سنت ہی کہلواتا ہے لیکن در پردہ اور کہیں کھل کر عقیدہ تفضیل علی رضی اللہ عنہ (جو اہل سنت کا عقیدہ نہیں ہے) کا پرچار کرتا ہے اور اسی تفضیل کی آڑ میں صحابہ خصوصًا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کھل کر اور کہیں در پردہ تبراء کرتا ہے اس فتنے کے بڑے سرغنہ [احمد بن محمد بن الصدیق الغماری] اور اس کے دو بھائی عبداللہ وعبدالعزیز الغماری اور غماری کے شاگرد نامسعود "محمود سعید ممدوح مصری" ہیں دوسری جانب پاکستانی تفضیلیوں نے فی الحال اپنی تو کوئی تحقیق پیش نہیں کی البتہ ان دونوں حضرات کی کتب کے تراجم کرا کے اور زر کثیر خرچ کر کے خوبصورت طباعت کے ساتھ پاکستانی سادہ لوح عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے کا ایک نیا راستہ اختیار کیا ہے

پاکستانی تفضیلیوں میں مفتی محمد خان قادری صاحب جو اپنے مختصر سے حلقے میں محقق العصر مانے جاتے ہیں موصوف نے ایسے کئی اسکالر تیار کر رکھے ہیں جو ایسی ہی کتابوں کے ترجمے کرتے ہیں جن میں صحابہ کرام، محدثین، علماء اہل سنت کی توہین و تحقیر ہوتی ہے۔ ان مترجمین میں قاری ظہور احمد فیضی قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ مُلا برخوردار ملتانی کی کتاب "سیرت غوث اعظم" بھی ایسی ہی کتاب ہے جسے عظمت شاہ صاحب نے طبع کروایا۔ عبدالقادر شاہ صاحب ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی کی کتاب "زبدۃ التحقیق" بھی اسی کی کڑی ہے جو محمود سعید ممدوح کی کتاب "غایۃ التبجیل" کا چربہ ہے۔ لہٰذا ان حالات میں اہل سنت و جماعت کے جید علماء کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس فتنے کی طرف جلدی اور پلان کے ساتھ توجہ فرمائیں ورنہ کل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا جواب دیں گے۔

قارئین کرام غور فرمائیں:

کیا یہ محض اتفاق ہی کہا جاسکتا ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر ہی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کرتا ہے؟ کیا اس کو بھی محض اتفاق ہی کہا جاسکتا ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر ہی بہت سی باتوں میں اجماع اُمت کے خلاف عمل کرتا ہے؟ کیا اس کو بھی محض اتفاق قرار دیا جاسکتا ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر ہی روافض کی امام بارگاہوں میں جا کر تقریریں کرتا ہے؟ کیا اسے بھی محض اتفاق قرار دیا جاسکتا ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر ہی روافض جن کو اہل سنت و جماعت کے ہر دور کے جید علماء نے کافر قرار دیا ہے کو مسلمان قرار دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے؟ کیا اس کو بھی محض اتفاق قرار دیا جاسکتا ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر ہی ان کتابوں کو چن چن کر چھاپ رہا ہے جن میں صحابہ کی سخت توہین ہوتی ہے؟ ذرا سوچئے:

راقم کی یہ تحریر بھی ایک ایسی ہی کتاب کے ردّ میں لکھی جارہی ہے جس میں اہل بیت کی محبت کو آڑ بنا کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سخت توہین کی گئی ہے یہ کتاب "احمد بن محمد بن الصدیق الغماری" غالی شیعہ کی ہے جس کا عربی نام ہے [فتح الملك العلی بصحة حديث باب مدينة العلم علی] اور اس کا اردو نام [باب مدینۃ العلم سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حدیث باب مدینۃ العلم کی صحت اصول حدیث کی روشنی میں] اور اس کا ترجمہ کیا ہے سید ریاض حسین شاہ کاظمی حال مقیم

آزاد کشمیر نے اور اس کتاب کے محرک ہیں راولپنڈی میں پاکستانی تفضیلیوں کے روحِ رواں عظمت حسین شاہ جو ایسی ہی کتابوں کو چن چن کر چھپوانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اس کتاب کو چھاپنے کا سہرا ایک مرتبہ پھر زاویہ پبلیشرز کے سر باندھا گیا ہے، اس کے مالک جناب نجابت علی تارڑ کا کہنا ہے کہ (پبلی شرز) کے آخر میں "شر" لگا ہے اسی لیے تو موصوف نے ایسی کتب کو چھاپنے کی قسم اٹھا رکھی ہے جس میں شر موجود ہو۔ شاہ صاحب موصوف کا بھی پتہ نہیں کہ یہ اہل سنت و جماعت سے کس بات کا بدلہ لے رہے ہیں حضرت کو آج تک کسی بدمذہب کے ردّ میں لکھنے لکھوانے یا اہل سنت کے دفاع کی تو توفیق نہیں ہوئی البتہ اہل سنت کو تقسیم در تقسیم کرنے میں دن رات مستعد دکھائی دیتے ہیں۔ تمہیدی گفتگو کے بعد اب راقم قارئین کی توجہ غماری کی کتاب کی شر انگیزی کی طرف کراتا ہے

{حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر شراب (خمر) پینے کا الزام اور اس کا جواب}

غماری کی کتاب [فتح الملك العلي بصحة حديث باب مدينة العلم علي]

(مترجم ایڈیشن) کے صفحہ نمبر ۳۸۰، ۳۷۹ اور اس کے حاشیے میں لکھا ہے

[اسی طرح جناب معاویہ کے عہد امارت میں ان کے شراب پینے کی روایت اور اس کے علاوہ کئی روایات ہیں جن کا ذکر طوالت کا موجب ہوگا

اس کے پھر حاشیے میں لکھتے ہیں:

مسند احمد میں ہے "عن عبدالله بن بريدة قال دخلت انا وابي على معاوية فاجلسنا على الفرش ثم اتينا بالطعام فاكلنا، ثم اتينا بالشراب فشرب معاوية ثم ناوله أبي ثم قال: ماشربته منذ حرمه رسول الله ﷺ ثم قال معاوية: كنت اجمل شباب قريش واجوده ثغرًا وما شيء كنت اجد له لذة كما كنت اجده وانا شباب غير اللبن او انسان حسن الحديث يحدثني

(مسند احمد بن حنبل، حدیث بریدہ اسلمی رقم الحدیث: ۲۲۸۳۷)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد معاویہ کے پاس گئے انھوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا پھر ہمارے پاس کھانا لایا گیا ہم نے کھانا کھایا پھر شراب لائی گئی تو معاویہ نے شراب پی پھر میرے والد نے شراب کا برتن پکڑ کر کہا جب سے رسول اللہ ﷺ نے اسے حرام قرار دیا ہے میں نے اسے نہیں پیا پھر جناب معاویہ نے کہا: میں عرب کا خوبصورت ترین نوجوان تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا مجھے جوانی کی حالت میں دودھ یا میں اچھی باتیں کرنے والے انسان کے علاوہ اس (یعنی شراب) سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت محسوس نہیں ہوتی تھی]

پھر صفحہ ۳۸۰ کے حاشیے میں دوسری روایت لکھتے ہیں:

[حدیث حوض یہ ہے: [عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ قال: يرد عليّ يوم القيمة رهط من اصحابي فيجلون عن الحوض، فاقول يا رب اصحابي؟ فيقول انك لاعلم لك بما احدثوا بعدك انهم ارتدوا على ادبارهم القهقرى]

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الحوض رقم الحدیث: ۶۲۱۱، ۶۲۱۳، ۶۲۱۴، ۶۲۱۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے پاس میرے صحابہ میں سے ایک جماعت آئے گی تو انھیں حوض سے دور کر دیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے پروردگار! یہ میرے صحابی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کو علم نہیں جو کچھ انھوں نے آپ کے بعد کیا یہ لوگ اپنی پشتوں پر پھر گئے تھے (مرتد ہو گئے تھے)" العیاذ باللہ]

الجواب: ان دونوں روایات کو ملا کر پڑھیے یہ مصنف اور مترجم حضرات قارئین کو کیا بتانا چاہتے ہیں؟ یہی نا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد اللہ تعالیٰ سے ہزار بار توبہ کہ صحابہ کرام خصوصًا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام سے پھر گئے کیا یہ محض اتفاق ہے کہ یہی عقیدہ رافضیوں مرتدوں کا ہے اور یہی تفضیلی حضرات باور کروانا چاہتے ہیں

مختصر تعارف احمد بن محمد بن الصدیق الغماری المغربی الادریسی المتوفی ۱۳۸۰ھ

احمد الغماری ایک متعصب شیعہ تھا اس کے علاوہ وہ ایک متکبر اور سلف صالحین پر زبان درازی کرنے میں بہت جری تھا جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے اس نے نہ صرف سلف صالحین علماء اہل سنت و جماعت پر زبان درازی کی بلکہ اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی کھلے دل کے ساتھ تبراء کیا اس کے ساتھ ساتھ اس کے بھائیوں عبداللہ بن محمد بن الصدیق الغماری اور عبدالعزیز الغماری نے بھی اس معاملے میں اس کا بھرپور ساتھ دیا اس کی داستان تو بہت طویل ہے صرف اس کے چند ہذیان آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اس کے بعد قارئین خود فیصلہ کریں گے کہ اس کا تعلق اہل سنت و جماعت سے ہے یا یہ پکا رافضی ہے خصوصاً علمائے اہل سنت سے نہایت ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ اس طرف جلدی توجہ فرمائیں ورنہ پانی سر سے گزر جائے گا

(۱) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق احمد الغماری کا تبراء:

☆[البحر العمیق فی مرویات ابن الصدیق: ۱/۱۳۱ میں لکھتا ہے

"ولا یهوله اتفاق أكثر الناس على الضلال فى تحسين الظن بالطاغية معاوية.قبحه الله ولعنه.الى أن وقف على احاديث الصحيحة عن النبى ﷺ فى لعن معاوية والاخبار بانه يموت يوم يموت على غير ملة الاسلام"

☆اسی طرح اسی کتاب "البحر العمیق فی مرویات ابن الصدیق: ۱/۱۳۵" میں لکھتا ہے:

[معاوية وابيه وابنه والحكم بن العاص وأضرابهم،قبحهم الله ولعنهم]

☆اسی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک جھوٹی روایت لکھی

[روى ابو سعيد الخدرى عن النبى ﷺ اذا رأيتم معاوية على منبرى فاقتلوه۔۔۔] پھر اسی صفحہ پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو "رأس المنافقين" لکھا،عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ،سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو بھی معاذ اللہ اہل النار لکھا دیکھئے:[جونۃ العطار فی طرف الفوائد ونوادر الأخبار: ۱/۳۳]

☆اسی طرح "الاقلید: ص ۵۴۶" میں صحابہ کرام کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ملعون اور اہل النار لکھتا ہے جن میں خاص طور پر حضرت ابوسفیان،حضرت امیر معاویہ،حضرت الحکم بن العاص رضی اللہ عنہم کے بارے میں لکھا کہ یہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد (معاذ اللہ) مرتد ہو گئے،حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو فاجر اور ظالم لکھا دیکھئے:

(الاقلید: ص ۳۰) میں،

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر طعن کیا دیکھئے: (البرہان الجلی: ص ۶۲،۷۸)

☆البرہان الجلی: ص ۶۶ پر اپنا عقیدہ کھل کر بیان کرتا ہے:

[اختصاص على عليه السلام بالحقائق العرفانة ولاخلافة الباطنية و كونه بابا موصلا للعارفين الى الحضرة الأحمدية دون غيره من الصحابة]

(۲) علماء اہل سنت و جماعت کے متعلق الغماری کی زبان درازیاں:

☆احمد الغماری کے بھائی عبدالعزیز الغماری کی کتاب [الباحث عن علل الطعن فی الحارث: ص ۱۶] کے حاشیہ میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی تکذیب کی اور ان کو گمراہ لکھا۔

☆سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کیا دیکھئے: (جونۃ العطار: ۱/۳۲)

☆حریز بن عثمان ثقہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ کو "خبیث،ملعون" لکھا (جونۃ العطار: ۳/۸۶)

☆اسی طرح اس کے بھائی عبدالعزیز نے بھی حریز بن عثمان تابعی کو ملعون لکھا

(الباحث عن علل الطعن فی الحارث: ص ۶)

☆امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے [انہ کان مغنیا] (جونۃ العطار: ۲/۲۲۷)

☆اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتا ہے:

[وھو احمد بن حنبل الذی یستحی ابلیس أن یقول فی حقه ما فھت انت به] (بیان تلبیس المفتری: ۸۱)

☆امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو گمراہ، متعصب اور خبیث لکھتا ہے (جونۃ العطار: ۲/ ۶۱، ۶۲، ۲/ ۲۷۴، ۲۷۵)

☆علمائے حنابلہ کے بارے میں لکھتا ہے [فانظر الی خبیث الحنابلة] (جونۃ العطار: ۲/ ۲۴۰، ۲۴۱)

☆اسی طرح فقہاء کے بارے میں لکھتا ہے

[کل من لم یتصوف من الفقھاء فھو فاسق] (البرہان الجلی: ص ۲۳۱)

☆امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے

[کان فیه نوع انحراف عن اھل البیت ومیل لأعدائھم]

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو "نویصبی" لکھا (جونۃ العطار: ۲/ ۲۱۸)

☆حافظ امام ابن ابی داود رحمۃ اللہ علیہ کو ناصبی لکھا (جونۃ العطار: ۱/ ۳۹)

☆امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ مفسر ومحدث اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کو گمراہی پھیلانے والا لکھا (البحر العمیق: ۱/ ۱۳۶)

☆ابن عبد ربہ رحمۃ اللہ علیہ کو خبیث لکھا (جونۃ العطار: ۲/ ۱۳)

☆امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا [ابن کثیر فانه کذاب] (جونۃ العطار: ۱/ ۱۳۵)

☆امام بدر الدین العینی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا [متعصب، مؤرخ جاھل] (بیان تلبیس المفتری: ص ۱۳۹)

☆شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا [مختل العقل، مجنون] (جونۃ العطار: ۲/ ۱۰۰، ۱۰۱)

☆امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے "الحنفی الغالی فی التعصب" (بیان تلبیس المفتری: ص ۲۱۴)

یہ چند کتب کا سرسری مطالعہ کیا جو نظر آیا وہ پیش کر دیا اگر دقت نظر سے اس بد بخت الغماری کی کتب کو دیکھا جائے تو اور بھی بہت کچھ مل سکتا ہے ایک ایمان والے کے لئے اس کی گمراہی کا اتنا ہی ثبوت کافی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو ہدایت پر قائم و دائم رکھے اور ایسے گمراہوں سے بچا کے رکھے اب اس کا مکمل جواب ملاحظہ فرمائیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں ان کے خلاف جن کے دل بغض وعناد سے بھرے ہیں وہ بعض پہلوؤں کو چھپا کر اپنا مطلب حاصل کرتے ہیں

{پہلی روایت کا چند زاویوں سے تحقیقی جائزہ}

پہلا زاویہ سند کے اعتبار سے:

زید بن حباب:

☆یحییٰ بن معین نے کہا کہ زید بن حباب کی امام سفیان ثوری سے بیان کردہ احادیث میں تقدیم وتاخیر ہے امام احمد نے کہا آدمی تو سچا ہے لیکن غلطیاں بہت کرتا ہے

(میزان الاعتدال: ۲/ ۱۰۰ رقم ۲۹۹۷، الکامل فی الضعفاء الرجال: ۴/ ۱۶۷ رقم ۷۰۷)

☆"قال البنانی وفیه نظر" بنانی نے کہا اس میں نظر ہے (لسان المیزان: ۲/ ۵۰۳ رقم ۲۰۲۲)

☆امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں [لکن کثیر الخطاء... ذکر ابن حبان فی الثقات

وقال یخطیء یعتبر حدیثه اذا روی عن المشاھیر وأما روایته عن المجاھیل ففیھا المناکیر..]

ترجمہ: لیکن غلطیاں بکثرت کرتا ہے ابن حبان نے اس کو کتاب الثقات میں ذکر کیا اور کہا کہ غلطیاں بھی کرتا ہے اس لئے اس کی وہ روایت تو معتبر ہوگی جو مشہور حضرات

سے کرے گا اور مجہول لوگوں سے اس کی روایات تو ان میں مناکیر ہیں (تہذیب التہذیب: ۳/ ۷۸ ۳ رقم ۷۳۸)

حسین بن واقد المروزی ابوعبداللہ قاضی مرو:

☆امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں

[وقال العقیلی أنکر احمد بن حنبل حدیثه وقال الأثرم قال احمد فی حدیثه زیادة ما ادری ای شیء هی ونفض یده وقال الساجی فیه نظر]

ترجمہ: امام عقیلی نے کہا کہ امام احمد بن حنبل نے اس کی حدیث کا انکار کیا اور اثرم نے امام احمد کا قول نقل کیا کہ ان کے نزدیک (حسین بن واقد احادیث) میں زیادتی کرتا تھا مجھے اس کی وجہ معلوم نہیں اور اپنا ہاتھ جھاڑ دیا اور امام ساجی نے کہا اس میں نظر ہے (تہذیب التہذیب: ۲/ ۳۲۲ رقم ۶۴۲)

☆امام ذہبی نے اسے "دیوان الضعفاء: ص ۹۱ رقم ۱۰۱۸" میں شمار کیا

☆[قال أبی ما أنکر حدیث حسین بن واقد--] (العلل ومعرفة الرجال روایة عبداللہ: ۱/ ۳۰۱ رقم ۴۹۷)

☆امام عقیلی نے "الضعفاء للعقیلی: ۱/ ۲۵۱ رقم ۳۰۰" میں نقل کی

☆امام ذہبی لکھتے ہیں [واستنکر احمد بعض حدیثه]

ترجمہ: امام احمد نے اس کی بعض احادیث کو منکر کہا (میزان الاعتدال: ۱/ ۲۵۷)

عبداللہ بن بریدہ:

☆امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں

[قال ابراهیم حربی عبداللہ أتم من سلیمان ولم یسمعا من أبیهما وفیما روی عبداللہ عن أبیه احادیث منکرة]

ترجمہ: امام حربی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن بریدہ اپنے بھائی سلیمان بن بریدہ سے اتم ہے لیکن ان دونوں نے اپنے باپ (بریدہ) سے کچھ نہیں سنا عبداللہ جو روایتیں اپنے باپ (بریدہ) سے روایت کرتا ہے وہ منکر ہیں (تہذیب التہذیب: ۵/ ۱۳۸ تحت رقم ۲۷۰، جامع الاصول لابن أثیر: ۱۰/ ۲۰۸)

اسنادی حیثیت:

اس روایت میں ایک راوی جو کثیر الخطاء ہے، ایک راوی کی روایات منکر ہوتی ہیں اور ایک راوی کا اپنے باپ سے سماع ہی ثابت نہیں یعنی منقطع روایت ہے لہذا یہ روایت اس قابل نہیں کہ اس سے استدلال کیا جاسکے

☆تفضیلی و روافض چلے ہیں اس روایت سے صحابی رسول پر شراب (خمر) پینے کا الزام ثابت کرنے، کیا محد ثانہ شان ہے ان کی

دوسرا زاویہ مذکورہ روایت کا متن کے لحاظ سے تحقیقی جائزہ

☆امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی [مصنف] میں اسی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا مگر متن میں حرمت رسول والے الفاظ نہیں ملاحظہ فرمائیے:

[حدثنا زید بن الحباب، عن حسین بن واقد، قال حدثنا عبد اللہ بن بریدة: قال دخلت أنا وأبی علی معاویة: فأجلس أبی علی السریر وأوتی بالطعام فطعمنا وأتی بالشراب فشرب، فقال معاویة ما شیء کنت أستلذه وأنا شاب فأخذه الیوم الا اللبن، فانی أخذه کما کنت اخذه قبل الیوم، والحدیث الحسن] (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۱/ ۹۴ رقم ۳۲۰۱ ۱ تحقیق محمد عوامہ، دوسرا نسخہ ۶/ ۱۸۸ رقم ۳۰۵۶۰)

☆امام ابوزرعہ الدمشقی نے بھی [تاریخ ابی زرعۃ الدمشقی: ص ۱۰۲] میں یہی روایت لکھی ہے، لکھتے ہیں

[حدثنا احمد بن شبویه قال: حدثنا علی بن الحسین عن أبیه قال: حدثنی عبد اللہ بن بریدة قال: دخلت مع أبی علی معاویة]

☆امام ابن عساکر نے بھی[تاریخ ابن عساکر: ۲۷/۱۲۷] میں یہ روایت ان الفاظ میں لکھی ہے[حدثنا احمد بن شبویہ قال: حدثنا علی بن الحسین عن أبیہ قال: حدثنی عبداللہ بن بریدۃ قال: دخلت مع أبی علی معاویۃ]

☆الحافظ علی بن ابی بکر بن سلیمان الہیثمی نے [غایۃ المقصد فی زوائد المسند: ۲/۱۸۷۶] میں اس کو ان الفاظ سے روایت کیا[حدثنا زید بن الحباب، حدثنی حسین بن واقد المروزی، حدثنا عبداللہ بن بریدۃ: قال دخلت أنا وأبی علی معاویۃ: فأجلسنا علی الفرش، ثم أتینا بالطعام، فأکلنا ثم أتینا بالشراب، فشرب معاویۃ، ثم ناول أبی، ثم قال معاویۃ: کنت أجمل شباب قریش، وأجودۃ ثغرا، و ما شیء کنت أجدلہ لذۃ کما کنت أجدہ، وأنا شاب غیر اللبن، و انسان، حسن الحدیث یحدثنی]

☆امام ہیثمی نے یہ روایت لکھ کر فرمایاو فی کلام معاویۃ شیء ترکتہ[عن عبد اللہ بن بریدۃ: قال دخلت أنا وأبی علی معاویۃ: فأجلسنا علی الفراش، ثم أتینا بالطعام، فأکلنا ثم أتینا بالشراب، فشرب معاویۃ، ثم ناول أبی[ثم قال ما شربتہ منذ حرمہ رسول اللہ ﷺ]ثم قال معاویۃ: کنت أجمل شباب قریش، وأجودۃ ثغرا، و ما شیء کنت أجدلہ لذۃ کما کنت أجدہ، وأنا شاب غیر اللبن، و انسان، حسن الحدیث یحدثنی] (مجمع الزوائد و منبع الفوائد: ۵/۴۲ رقم ۸۰۲۲)

☆[ثم قال ما شربتہ منذ حرمہ رسول اللہ ﷺ] یہ الفاظ راوی کے مدرج ہیں اسی لئے امام ہیثمی نے اس کو ترک کیا اور اس کی ایک یہ بھی دلیل ہے جیسا کہ اوپر مختلف کتب سے میں نے دکھایا کہ یہ الفاظ ان محدثین نے روایت نہیں کیے لہٰذا یہ متن کے لحاظ سے مسند احمد کی روایت ٹھیک نہیں

تیسرا زاویہ درایت کے لحاظ سے مذکورہ روایت کا تحقیقی جائزہ

☆حضور ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتاب اللہ کے حامل اور عامل تھے اور سنت نبوی ﷺ کو عام کرنے والے اور فرمان نبوی ﷺ کو ماننے والے تھے قرآن حکیم اور حضور ﷺ کے فرمان اس پر شاہد ہیں بنا بریں صریح حکم شرعی کی خلاف ورزی کوئی صحابی بھی نہیں کرتا تھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو مشاہیر صحابہ کرام میں سے تھے اور خلیفۃ المسلمین کے درجے پر فائز ہیں وہ حرام فعل کے کیسے مرتکب ہوئے اور انھوں نے شرعی مسئلے کا خلاف کیسے کر دیا؟ حالانکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے حرمت خمر پر کئی روایات اور احادیث منقول ہیں ملاحظہ فرمائیے درج ذیل روایات:

☆[حدثنا علی بن میمون الرقی، حدثنا خالد بن حیان، عن سلیمان بن عبداللہ بن الزبرقان، عن یعلی بن شداد بن اوس، سمعت معاویۃ: یقول سمعت رسول اللہ ﷺ کل مسکر، حرام علی مؤمن]

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز ہر مومن پر حرام ہے

(۱)سنن ابن ماجہ: ۴/۸۳ رقم ۳۳۸۹
(۲)صحیح ابن حبان مع حواشی الأرناؤوط: ۱۲/۱۹۵ رقم ۵۳۷۴
(۳)مسند ابی یعلیٰ: ۶/۳۳۲ رقم ۷۳۵۵
(۴)الفوائد لابن مندہ: ۱/۱۴۵ رقم ۴۷
(۵)مصباح الزجاجۃ: ۴/۴۱ رقم ۱۱۸۳

اسنادی حیثیت: یہ روایت حسن ہے

☆[حدثنا ابو کریب، حدثنا ابو بکر بن عیاش عن عاصم بن بھدلۃ عن ابی صالح، عن معاویۃ قال: قال رسول اللہ ﷺ من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ] اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شراب پینے والے کو (حد) مارو اور چوتھی دفعہ ایسا کرے تو اس کو قتل کرو

(۱)سنن ترمذی: ۴/۴۸ رقم ۱۴۴۴
(۲)مسند احمد بن حنبل: ۴/۹۷ رقم ۱۶۹۳۴
(۳)سنن الکبریٰ للبیہقی: ۸/۳۱۳ رقم ۱۷۹۵۶
(۴)موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان: ۱/۳۶۴ رقم ۱۵۱۹

اسنادی حیثیت: یہ روایت صحیح ہے

☆مختصر یہ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حرمت خمر کی روایات خود نقل کرنے والے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب پینے کی وعیدیں خود سماعت فرما چکے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہ چکے تھے اس لئے یہ مسئلہ ان پر مخفی بھی نہ تھا اس لئے انھوں نے ان فرامین کے خلاف ہرگز نہیں کیا کیونکہ یہ ان کی دیانت کے خلاف تھا اگر ایسا ہوتا تو پھر محدثین نے ان سے روایات لی ہیں

خصوصًا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں ایک پوری مسند امیر معاویہ سے نقل کی ہے لہٰذا یہ درایۃً روایت بھی صحیح نہیں ہے

چوتھا زاویہ معانی کے اعتبار سے مذکورہ روایت کا تحقیقی جائزہ

مذکورہ روایت میں بیان کردہ الفاظ میں عبارت کا مفہوم واضح نہیں اور معنی کے اعتبار سے اس کے مفہوم میں تدافع پایا جاتا ہے، وجہ یہ ہے کہ لفظ ''ثم ناولہ ابی'' کے بعد ''ثم قال'' مذکور ہے اس ''قال'' کا فاعل اگر لفظ ''ابی'' کو بنایا جائے تو ''ثم قال'' کی بجائے نحوی لحاظ سے ''فقال'' ہونا چاہیے اور اگر ''ثم قال'' کا فاعل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بنایا جائے تو روایت کا مفہوم باہم متعارض بن جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ما قبل میں ''شرب معاویۃ'' موجود ہے پھر یہ کہنا کہ ''ما شربته منذ حرمه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم'' اس سے متعارض مفہوم بنتا ہے لہٰذا یہ جملہ درست نہیں اور یہ کسی راوی کا مدرج ہے

پانچواں زاویہ فقہی طریقہ سے مذکورہ روایت کا تحقیقی جائزہ

☆ یہ مسلمہ فقہی کلیہ ہے کہ محرم اور مبیح کا تعارض ہو تو محرم کو ترجیح دی جاتی ہے، اگر اس متنازعہ روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ مبیح روایت ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جو روایات سنن ابن ماجہ اور سنن ترمذی میں ہیں وہ محرم ہیں لہٰذا ترجیح محرم کو ہو گی تو یہ متنازعہ روایت چھوڑ دی جائے گی

چھٹا زاویہ حضرات اہل بیت اور صحابہ کرام کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے تعاون کا تحقیقی جائزہ

☆ یہ بات قابل توجہ ہے کہ اہل بیت وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ان کی خلافت کے دور میں ہر طرح کا تعاون فرماتے رہے مثلاً حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی کی اور ان سے وظائف بھی حاصل کرتے

رہے اور ان کی اقتداء میں نمازیں بھی ادا کرتے رہے اسی طرح عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام وغیرہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے جاتے تھے اور ان سے ہدایا اور وظائف بھی لیتے تھے اور اس دور کے جہاد میں بھی حصہ لیتے تھے اور مال غنیمت بھی وصول کرتے تھے

☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمائی تھی جیسا کہ کتب روافض اور کتب اہل سنت میں صراحتاً موجود ہے

''جبرئیل بن احمد، وابو اسحاق بن حمدویہ وابراہیم بن نصیر عن محمد بن عبد الحمید العطار الکوفی عن یونس بن یعقوب، عن فضیل غلام محمد ابن راشد قال: سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام

''درج بالا سند سے یہ روایت ہے کہ

''امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شام بلایا، جب یہ سب آ گئے تو گفتگو کے آخر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا'':

[فقال: یاحسن قم فبایع فقام بایع ،ثم قال للحسین علیہ السلام: قم فبایع ،فقام بایع ،ثم قال قم فبایع فلتفت الی الحسین علیہ السلام ینظر ما یأمرہ ،فقال: یاقیس انه امامی یعنی الحسن علیہ السلام]

ترجمہ: فرمایا اے حسن (رضی اللہ عنہ) اٹھیے اور میری بیعت کیجئے آپ علیہ السلام اٹھے اور بیعت کی، پھر امام حسین (رضی اللہ عنہ) کو اٹھ کر بیعت کرنے کو کہا، انھوں نے بھی اٹھ کر بیعت کی پھر قیس کو فرمایا اٹھ کر بیعت کرو اس نے امام حسین علیہ السلام کی طرف دیکھا تاکہ مرضی معلوم کر سکے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے قیس امام حسن میرے امام ہیں

(۱) بحار الانوار: جز ۴۴ / ۶۱ رقم ۹
(۲) رجال کشی: رقم ۱۸۶
(۳) معجم رجال الحدیث: ۱۵ / ۶۷
(۴) الدرجات الرفیعہ، السید علی ابن معصوم: ۱ / ۳۷۷

(۵)اختیار معرفۃ الرجال: رقم ۱۸۶ تحت ترجمہ قیس بن سعد بن عبادہ (۶)کلمات الامام الحسین الشیخ الشریفی: ۱/ ۲۰۳ (۷)الانتصار: جز۸/ ۳۷

☆ اہل سنت کی کتب میں اس کا تذکرہ کچھ اس طرح ہے

[اجتمع الناس علیه حین بایع له الحسن بن علی وجماعة ممن معه وذلك فی ربیع أو جمادی سنة احدی وأربعین]

ترجمہ: جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی) بیعت کر لی تو سب لوگ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر) متفق ہوگئے یہ (واقعہ) ربیع (الثانی) یا جمادی (الاول) ۴۱ھ کا ہے (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: ۱/ ۴۴۵)

اگر بقول طعن کرنے والوں کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شراب پینے کے مرتکب تھے تو ان حضرات نے کیوں منع نہیں کیا؟ خصوصًا راویت کے راوی سے ایسا کچھ ثابت نہیں، ان کے ساتھ دینی و دنیوی تعلقات کیوں استوار رکھے؟ کیا یہ حضرات گناہ اور ظلم پر تعاون کرتے رہے؟ کیا یہ آیات ان کے پیش نظر نہ تھیں

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ:۲)

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود:۱۱۳)

یقیناً ایسا نہیں ہے ایسا بے ہودہ اعتراض تو صرف تفضیلیوں اور رافضیوں کا مقدر ہے۔

ساتواں زاویہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت سے فرمان موجود ہیں مگر ابھی صرف ایک فرمان پیش کرتا ہوں:

[حدثنا محمد بن یحییٰ، حدثنا ابو مسهر عبد الاعلی بن مسهر، عن سعید بن عبد العزیز، عن ربیعة بن یزید، عن عبد الرحمن بن أبی عمیرة وكان من أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنه قال: لمعاویة اللهم اجعله هادیا مهدیا واهد به۔]

ترجمہ: ”حضرت ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے ہادی ومہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے“

(۱)سنن ترمذی تحقیق احمد شاکر وآخرون: ۵/ ۶۸۷ رقم ۳۸۴۲ (۲)مسند احمد: ۴/ ۲۱۶ رقم ۱۷۹۲۶

(۳)معجم الاوسط للطبرانی: ۱/ ۲۰۵ رقم ۶۵۶ (۴)مسند الشامین: ۱/ ۱۸۱ رقم ۳۱۱

(۵)معجم الصحابۃ لابن قانع: ۲/ ۱۴۶ رقم ۶۲۱ (۶)حلیۃ الاولیاء: ۸/ ۳۵۸

(۷)الفوائد لابن مندہ: ۱/ ۱۹۷ رقم ۴۰ (۸)جامع المسانید والسنن لابن کثیر: ۵/ ۵۳۶ رقم ۶۹۸۶

اسنادی حیثیت: یہ روایت صحیح ہے

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے جتنی دعائیں مانگیں وہ یقینا قبول ہوئیں اس میں یہ دعا بھی شامل ہے اور اگر تفضیلیوں و رافضیوں کی بات کو مانا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا غلط ثابت ہوتی ہے اور یہ بات قطعاً درست نہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں ہادی بھی بنایا اور مہدی بھی بنایا اور یہ تب ہی ممکن ہے جب کہ وہ خود ان عیوب سے پاک ہوں اور وہ یقینا ان عیبوں سے پاک ہیں کیونکہ انھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا شرف حاصل ہے لہٰذا مذکوہ اعتراض مردود ہے

کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا قبول ہوئی

امام ابن حجر الہیتمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

[فتأمل هذا الدعاء من الصادق والمصدوق وان ادعیة لامته لا سیما اصحابه مقبولة غیر مردودة تعلم ان الله سبحانه استجاب لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هذا الدعاء لمعاویة فجعله هادیا للناس مهدیا فی نفسه ومن جمع الله له بین هاتین المرتبتین كیف

يتخيل فيه ما تقول عليه المبطلون ووصمه به المعاندون معاذالله لا يدعو رسول الله ﷺ هذا الدعاء الجامع لمعالى الدنيا والأخرة المانع لكل نقص نسبته اليه الطائفة المعارقة الفاجرة۔۔]

ترجمہ: ”صادق ومصدوق ﷺ کی اس دعا پر غور کرو، اور آپ ﷺ کی وہ دعائیں جو آپ ﷺ نے اپنی امت، بالخصوص اپنے اصحاب کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مانگیں مقبول ہوئیں ان میں سے کوئی بھی رد نہیں کی گئی، تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ دعا جو حضور ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے کی، یہ بھی مقبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو لوگوں کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دیا اور جس شخص میں اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں صفتیں جمع فرما دی ہوں اس کی بابت وہ باتیں کیوں کر خیال کی جا سکتی ہیں جو باطل پرست معاند کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ایسی جامع دعا جو دنیا و آخرت کے مراتب کو شامل ہو اور ہر نقص سے پاک کرنے والی ہو اسی کے لئے ہی کریں گے جسے آپ ﷺ نے اس کا اہل سمجھا ہوگا (تطہیر الجنان واللسان ابن حجر الہیتمی: ص ۵۱)

☆ امام شرف الدین حسین بن عبد اللہ الطیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

[ولا ارتياب ان دعاء النبى ﷺ مستجاب فمن كان حاله هذا كيف يرتاب فى حقه]

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں، بلا شبہ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حق میں) نبی ﷺ کی یہ دعا قبول ہو چکی ہے پس جس کا یہ حال ہو تو اس کے بارے میں کیسے شک کیا جا سکتا ہے (شرح الطیبی علی مشکوٰۃ المصابیح: ۱۲/ ۳۹۴۸ تحت رقم ۶۲۴۴)

☆ یہی بات ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھی ہے: (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۹/ ۴۰۲۲ رقم ۶۲۴۴)

آٹھواں زاویہ مذکورہ روایت میں موجود مشروب کا تحقیقی جائزہ

☆ اگر بالفرض روایت کو کسی طرح مان بھی لیا جائے تو اس کا مفہوم اور محل یہ ہوگا کہ وہ مشروب جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمائی وہ خمر نہیں تھا جو شرعاً حرام ہے بلکہ وہ ایک قسم کا ایسا مشروب تھا جو مسکر نہیں ہوتا تھا جو بطور مقوی غذا کے استعمال ہوتا تھا اور راوی کی تعبیر نے اس کو ایسے الفاظ میں بدل دیا جس سے اس کے حرام ہونے کا شبہ پیدا کر لیا گیا اور وہ مشروب، نبیذ تھی

نبیذ کا استعمال سلف صالحین کی نظر میں:

☆ دور صحابہ کرام میں نبیذ کا استعمال ہوتا تھا اور یہ تمر (کھجور) سے بنائی جاتی تھی اور بعض اوقات منقّی اور شہد سے بھی تیار کی جاتی تھی اور نبیذ شرعاً حلال تھی اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی حلت کی بنا پر اس کا استعمال کرتے تھے

[عن ابى مسعود قال عطش النبى ﷺ حول الكعبة فاستسقىٰ فاتى بنبيذ من نبيذ السقاية فشمه فقطب فصب عليه من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل: احرام هو فقال، لا]

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کعبہ شریف کے پاس نبی ﷺ کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ نے پانی طلب کیا آپ کے پاس مشکیزے میں سے نبیذ لائی گئی آپ نے اسے سونگھا پھر سامنے سے ہٹایا اس کے بعد اس میں آب زمزم ملا کر نوش فرمایا ایک شخص نے عرض کیا، کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۴/ ۲۱۹ رقم ۶۴۷۱)

[عن عمرو بن ميمون قال: شهدت عمر حين طعن، فجاء ه الطبيب فقال: اى الشراب احب اليك قال النبيذ فاتى بنبيذ فشرب منه فخرج من احدى طعنتيه]

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا اس وقت آپ کی خدمت میں طبیب کو لایا گیا اور اس نے پوچھا کہ آپ کو کونسا مشروب پسند ہے آپ نے فرمایا نبیذ، وہ لایا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا تو وہ نیزے کی دو ضربوں میں سے ایک (یعنی زخم) سے نکل گیا

(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۴/ ۲۱۸ رقم ۶۴۶۰)

[قال:أخبرنا عفان بن مسلم ،قال: حدثنا شعبة ،عن سليمان الاعمش،عن موسیٰ بن طریف ،عن ابیه قال: وکان علی بیت مال علی بن ابی طالب أن علیا شرب نبیذ جرة خضراء]
ترجمہ:موسیٰ بن طریف اپنے والد سے نقل کرتے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیت المال کا منشی تھا وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نبیذ نوش فرمایا جو سبز رنگ کے مٹکے سے لیا گیا تھا (طبقات الکبریٰ ابن سعد: ۶/۲۴۵رقم ۷۹۲۱)

[أخبرنا فضل بن دکین،قال: حدثنا فطر بن خلیفة،عن منذر الثوری،عن ابن الحنفیة:أنه کان یشرب نبیذ الدن]
ترجمہ: حضرت ابن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ مٹکے سے نبیذ نوش فرمایا کرتے تھے (طبقات الکبریٰ ابن سعد: ۱۱۵۵رقم ۵۹۳۰)

[حدثنا ابوبکر ،وکیل دار العباس بحمص،قال : حدثنا شریح بن یونس،قال: حدثنا مروان بن معاویة،قال: حدثنا ابو العریان خالد بن نشیط قال: دعینا الی دعوة فیها الحسن البصری فأکلنا فأتی بنبیذ فشرب الحسن وشربنا]
ترجمہ: خالد بن نشیط کہتے ہیں کہ ایک دعوت طعام کا بندوبست کیا ہے اس میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی مدعو تھے پس ہم سب لوگوں نے کھانا کھایا اور اس کے بعد پینے کے لئے نبیذ لایا گیا تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے نوش فرمایا اور ہم نے بھی پیا (الکنی والاسماء الدولابی: ۴/۳۰۹رقم ۹۲۳)

کیا سلف صالحین نبیذ کو خمر بھی کہتے تھے؟

☆اس مسئلے کی وضاحت کے لئے ایک بڑا ثبوت پیش خدمت ہے امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کا ذکر فرمایا ہے کہ اس دور میں اہل مکہ واہل مدینہ نبیذ پر بھی خمر کا اطلاق کر دیتے تھے امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ ''تاریخ ابن معین روایۃ الدوری'' میں لکھتے ہیں

[سمعت یحییٰ یقول سمعت یعقوب بن ابراهیم بن سعد عن ابیه قال: أخبرنی من رأی بریدة بن سفیان یشرب الخمر فی طریق الری قال: یحییٰ وقد روی محمد بن اسحاق عن بریدة بن سفیان هذا قال ابو الفضل ان اهل المدینة ومکة یسمون النبیذ خمرا والذی عندنا أنه رأی بریدة یشرب نبیذا فی طریق الری فقال رأیته یشرب خمرا]
ترجمہ:''یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے یعقوب بن ابراہیم سے سنا وہ اپنے والد سے ذکر کرتے تھے کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے بریدہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو طریق الری میں خمر پیتے ہوئے دیکھا یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ محمد بن اسحاق نے بریدہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے اس چیز کو روایت کیا،اور ابوالفضل کہتے ہیں کہ اہل مدینہ اور اہل مکہ نبیذ پر خمر کا اطلاق کرتے تھے اور نبیذ کو خمر کہہ دیتے تھے اصل بات یہ کہ بریدہ رضی اللہ عنہ کو جو طریق الری میں نبیذ پیتے دیکھا گیا اسی کو دیکھنے والے نے خمر کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے'' (تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: ۳/۷۰رقم ۲۶۸)
حاصل کلام یہ ہے کہ صحابہ کرام کے دور میں نبیذ پر بھی بعض دفعہ خمر کا اطلاق ہوتا تھا اور بعض دفعہ طعام کے بعد مقوی مشروب استعمال کیے جاتے تھے جن میں ایک نبیذ بھی ہے جو شرعاً حلال اور جائز ہے اور اس متنازعہ روایت میں بھی نبیذ کا بیان ہے جس کو یار لوگوں نے حرام شراب بنا کر پیش کیا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اپنے بغض وعناد کا اظہار کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی حرام شراب کا استعمال نہیں کرتا تھا اللہ تعالیٰ صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کے بغض وعناد سے محفوظ فرمائے

{امام ابوعبدالرحمن بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان کہ صحابہ کرام اسلام کا دروازہ ہیں}

امام ابوعبدالرحمن بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے بڑی پیاری مثال دے کر سمجھایا کہ:
[انما الاسلام کدار لها باب،فباب الاسلام الصحابة،فمن آذی الصحابة انما أراد الاسلام کمن نقر الباب انما یرید دخول الباب: فمن أراد معاویة فانما أراد الصحابة]
ترجمہ: دین اسلام ایک گھر ہے جس کا دروازہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں پس جو کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایذا پہنچاتا ہے تو گویا وہ دین اسلام کو ایذا پہنچاتا ہے جیسے کوئی گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اندر داخل ہونے کے لئے ہی کھٹکھٹاتا ہے اسی طرح جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایذا

رسانی کا ارادہ کرتا ہے دراصل وہ صحابہ کی ایذا رسانی کا ارادہ کرتا ہے (جوکہ درحقیقت دین اسلام کی ہی ایذا رسانی ہے)

(۱) تاریخ دمشق ابن عساکر: ۱۷/ ۱۷۵،۱۷۶ (۲) مختصر تاریخ دمشق: ۱/ ۳۴۶

(۳) تہذیب الکمال: ۱/ ۳۴۰ (۴) اکمال تہذیب الکمال: ۱/ ۵۷

(۵) عدالۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم فی ضوا القرآن الکریم: ۹۶، ۱۱۸ (۶) ترتیب المدارک وتقریب المسالک: ۱/ ۳۸

{دوسری روایت کا تحقیقی جائزہ}

دوسری روایت جو بخاری کتاب الرقاق باب الحوض سے پیش کی اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کو صحابی کہنا طعن کے طور پر ہوگا اور ملائکہ کا عرض کرنا ان کو سنا کر غمگین کرنے کے لئے ہوگا ورنہ ملائکہ نے ان کو یہاں تک آنے ہی کیوں دیا جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے کہ جہنمی کافر سے کہا جائے گا

[ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ] ترجمہ: عذاب چکھ، تو، تو عزت کرم والا ہے (الدخان: ۴۹)

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سورج کو دیکھ کر فرمایا "هٰذا ربی" یہ میرا رب ہے (الانعام: ۷۶)

غور کرنے کی بات تو یہ ہے کہ آج تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سارے واقعے کو جانتے ہیں اور فرماتے ہیں "أَعْرِفُهُمْ" "ہم ان کو پہچانتے ہیں، تو کیا معاذ اللہ قیامت والے دن بھول جائیں گے؟ تفضیلیوں اور رافضیوں کو تو یہ زیب نہیں دیتا کیونکہ وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق علم غیب کا عقیدہ رکھتے ہیں کیا یہاں بغض معاویہ میں وہ عقیدہ بھی چھوڑ دیا اس کے علاوہ قیامت کے دن مسلمانوں کی چند علامات ہوں گی، اعضاء وضو کا چمکنا، چہرہ نورانی ہونا، داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال کا ہونا، پیشانی پر سجدہ کا داغ ہونا (دیکھئے مشکوۃ کتاب الصلوۃ میں) اور کفار کی علامات اس کے خلاف ہوں گی، ان لوگوں کو ملائکہ کا روکنا، ان کی ارتداد کی خاص علامت ہوگی جو آج بیان ہو رہی ہے پھر کیا وجہ ہے اتنی علامات کے ہوتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو نہ پہچانیں جب کہ آج بتا رہے ہیں۔

اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتی و جہنمی لوگوں کی خبر دی، عشرہ مبشرہ کو جنتی ہونے کی خوش خبری دی، سند حسن کے ساتھ سنن ترمذی: ۴/ ۴۴۹ رقم ۲۱۴۱ میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دو کتابیں دکھائیں جن میں جنتی اور جہنمی لوگوں کے نام تھے، حوض پر نہ پہچاننے کے پھر تفضیلیوں کے کیا معانی ہیں؟

حدیث میں ہے کہ جنتی مسلمان جہنمی مسلمانوں کو نکالنے کے لئے جہنم میں جائیں گے اور ان کی پیشانی کے داغ دیکھ کر ان کو جل چکنے کے بعد نکالیں گے اور ان سے فرمایا جائے گا

[فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ۔] ترجمہ: جن کے دل میں رائی کے برابر ایمان پاؤ ان کو نکال لے آؤ

(۱) صحیح مسلم: ۱/ ۱۱۵ رقم ۴۸۲ (۲) مسند الطیالسی: ۳/ ۶۲۹ رقم ۲۲۹۳

(۳) المستدرک للحاکم: ۴/ ۶۲۶ رقم ۸۷۳۶ (۴) مسند أبی عوانۃ: ۱/ ۱۵۶ رقم ۴۴۹

جب جنتی مسلمان دوزخی مسلمانوں کے دلوں کے ایمان کو بھی پہچانتے ہیں بلکہ یہ بھی جانتے ہیں کس کے دل میں کس درجے کا ایمان ہے دینار کے برابر یا ذرہ کے برابر یہ تو سب مانیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ دیکھ کر اور علامات دیکھ کر بھی مرتدین کو نہ پہچانیں کہ یہ کافر ہیں یا مسلمان یہ کیسا عقیدہ ہے اللہ تعالی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اہل سنت و جماعت کے عقائد پر متحکم رکھے اور گمراہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے

٭وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم٭